اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا 65 واں شمارہ پیش خدمت ہے جس کا پہلا مقالہ "حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے فضائل و کمالات" کے بیان سے مزین ہے۔ اس مقالے میں سب سے پہلے اس مسئلہ کی وضاحت پیش کی گئی ہے کہ امامت جیسے الٰہی منصب کا حامل ہونے کے لیے کسی خاص سن و سال کی کوئی قید نہیں ہے۔ نیز یہ کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ نے وہ علم عطا کر دیا تھا جو امامت کی شرط ہے۔ نیز یہ کہ آپ اخلاقی فضائل و کمالات کی معراج پر فائز تھے۔ اس مقالہ کے اختتام پر آپؑ کی سیرت و کردار کو مشعلِ راہ بنانے پر تاکید کی گئی ہے۔

اس شمارے کے دوسرے مقالے کا عنوان ہے: "لواط اور فریقین (شیعہ۔سنی) کے نزدیک اس کی سزا" اس مقالہ میں سب سے پہلے تو یہ واضح کیا گیا ہے کہ لواط کا شمار کھلے منکرات اور قبائح میں ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جو تباہ کن سماجی اور اخلاقی نتائج کی حامل ہے۔ جہاں تک اس کی اسلامی سزا کا تعلق ہے تو اس میں اہل تشیع اور اہل تسنن، دونوں کی فقہی آراء مختلف ہیں۔ مقالہ میں ان آراء کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ ضمنی طور پر اس مقالے میں لواط کے قبیح فعل میں بعض ایسی شخصیات کے ملوث ہونے یا نہ ہونے کا بھی تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے جو مخصوص مسلکی شناخت کی حامل سمجھی جاتی ہیں۔ مقالے کے اختتام پر یہ یاددہانی کروائی گئی ہے کہ اپنی مسلکی برتری ثابت کرنے کے لیے دیگر مسالک کے پیروکاروں کی طرف ناروا نسبتیں قائم کرنا، بذاتِ خود اخلاقی پستی، علمی بے مائیگی اور باطل طریقہ کار ہے۔

موجودہ شمارے کا تیسرا مقالہ، درحقیقت، سابقہ شماروں کی ایک بحث کا تسلسل ہے۔ "اصول فلسفہ و روش رئالیسم" - چند صفحات کا مطالعہ (4)" کے عنوان کے تحت اس مقالے میں جس اہم سوال کا جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آیا سائنسی دلائل کی روشنی میں فلسفی مدعیات کو برحق یا باطل ثابت کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ، یہاں فلسفہ کے علم کے بارے میں اس گمان کو بھی غلط ثابت کیا گیا ہے کہ فلسفہ ایک فرسودہ علم ہے۔ نیز، پیشِ نظر مقالہ میں فلسفے، سفسطے اور مادہ پرستی، نیز جدلیاتی مادہ پرستی کا مختصر مگر جامع تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

چوتھے مقالے میں عالم اسلام کے ایک عظیم شخصیت آیۃ اللہ سید علی حسینی خامنہ ای دام ظلّہ کے قرآنی تاملات کی روشنی میں "اسلامی نظام تعلیم و تربیت کے خدّوخال" کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقالے کا مدعیٰ یہ ہے کہ دینِ مبین اسلام نے انسان کی تعلیم و تربیت کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ نیز یہ کہ کسی بھی معاشرے میں اسلامی تہذیب کی تشکیل اُس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ اسلام کے نظام تعلیم و تربیت سے تربیت یافتہ صالح افراد معاشرے کے سپرد نہ کیے جائیں۔ مقالہ ہٰذا میں ایک توصیفی، تطبیقی اور تحلیلی روش کے تحت حضرت آیۃ

اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کے قرآنی تاملات کی روشنی میں اسلامی نظام تعلیم و تربیت کی نظریاتی بنیادوں، اہداف، اصول اور طریقوں کو بیان کیا گیا ہے۔

پانچویں مقالے میں یورپی مفکرین اور مسلمان مفکرین کے نزدیک "عقلانیت" کے معنی و مفہوم اور اس کی اہمیت و کردار کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ "عقلانیت کے معنی اور مقام کا فہم مجدد: مغربی فلسفہ اور قرآن کریم کی نظر میں" کے عنوان کے تحت، اس مقالہ کا مدعا یہ ہے کہ مغربی اور اسلامی تہذیب کے درمیان ٹکراؤ دراصل، ان کے جدا جدا علمیاتی افکار سے جڑ پکڑتا ہے۔ اور مغرب و مشرق کی تہذیبوں کے اس تصادم کو روکنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ مغربی فلسفہ پر حاکم اپسٹمہ اور مشرقی محققین کے قرآنی اپسٹمہ کا تقابلی جائزہ لیا جائے اور اس کے نتیجے میں ایک متوازن اور جامع اپسٹمہ تک پہنچ کر اُس کی بنیاد پر تہذیبوں کے ٹکراو کا راہ حل پیش کیا جائے۔

اس مقالہ میں پوری تفصیل کے ساتھ مغربی دانشوروں کے دماغ پر حاکم عقلانیت کے مختلف اَدوار اور قرائتوں کا جائزہ لینے کے بعد اُس کا قرآنی اپسٹمہ کے ساتھ موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ اس تقابلی جائزہ کے اختتام پر فاضل مقالہ نگار مدعی ہیں کہ بنی نوعِ بشر کو ایک بار پھر قرآن کے آفاقی اپسٹمہ اور عقلانیت کے مطالعہ کی شدید ضرورت ہے جس کے نتیجے میں اُس کے اندر یہ قابلیت ایجاد ہوسکے گی کہ وہ لوگوں کے فکری الجھاو کو سلجھاسکے اور تہذیبی ٹکراو میں مصالحت کی راہیں تلاش کرسکے۔

اس شمارے کے آخری مقالے کا عنوان "Evolving the Dynamics of Violent *Takfir* in Pakistan (1980-2024)" ہے۔ اس مقالہ میں سنہ 1980 سے لے کر 2024 تک مملکتِ خداداد پاکستان میں مسلمان فرقوں اور بعض دیگر آسمانی ادیان کے پیروکاروں کی تکفیر کے رجحان کی پیدائش کے مختلف عوامل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اہل ایمان کی تکفیر کا رجحان، درحقیقت، نہ فقط مملکتِ خداداد پاکستان میں بسنے والوں اہل وطن کے لئے ایک پریشان کن رویّہ ہے؛ بلکہ یہ رجحان، اس مملکت کے امن واستحکام اور اس کی سالمیت و بقاء کے لیے بھی ایک دَردناک چیلنج ہے جس سے موثر طریقے سے نمٹنا، وقت کا تقاضا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہمیشہ کی طرح مجلّہ نور معرفت کا یہ شمارہ بھی قارئین کی علمی پیاس بجھانے میں جامِ شیریں کا کام دے گا اور اُن کی روزمرہ زندگی کی فکری اور عملی مشکلات کے حلّ میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔

مدیر مجلّہ،
ڈاکٹر محمد حسنین نادر